# 36734 ـ جھوٹی یا سچی قسم اٹھانے کی عادت پڑ گئی ہو تو اس کا کفارہ کیسے ادا کیا جائے؟

**سوال**

افسوس کہ بچپن سے ہی مجھے سچی یا جھوٹی قسمیں اٹھانے کی عادت ہے، میں نے اس بری عادت کو چھوڑنے کی بہت کوشش کی لیکن، میرا خیال ہے کہ اب میں صحیح راستے پر گامزن ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ:
پچھلی قسموں کا حکم کیا ہے، مجھے کیا کرنا ہو گا تا کہ اللہ تعالی مجھے معاف کردے؟
کیا ہر قسم کے بدلے میں کفارہ ادا کروں، لیکن مشکل یہ ہے کہ مجھے اٹھائی گئی قسموں کی تعداد کا علم نہیں ؟

**جواب کا خلاصہ**

آپ نے جو قسمیں مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اٹھائی ہیں اور انہیں توڑ دیا ان میں آپ پر کفارہ واجب ہوتا ہے.

اور وہ قسمیں جو آپ نے ماضی میں کیے گئے یا نہ کردہ کام پر اٹھائی ہیں اور اس میں آپ جھوٹے ہیں تو اس میں آپ پر کفارہ نہیں، بلکہ آپ کےذمہ اللہ تعالی کے سامنے توبہ و استغفار کرنی ہے، اللہ تعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے.

اللہ تعالی آپ کو توفیق عطا فرمائے اور آپ کے گناہ معاف کرے.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

قسمیں تین قسم کی ہیں:

پہلی:

منعقد شدہ قسمیں:

یہ وہ قسمیں ہیں جو قسم کھانے والے نے قصدا اٹھائی ہوں اور اس کا مصمصم ارادہ کیا ہو، اور کسی مستقل کے معاملے میں ہو کہ وہ اسے کرے یا نہیں کرے گا.

اس کا حکم یہ ہے کہ: اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

( جس کسی شخص نے بھی کوئی کام کرنے کی قسم اٹھائی اور پھر وہ کام نہ کیا، یا پھر کوئی کام نہ کرنے کی قسم اٹھائی اور پھر وہ کام کر لیا تو اس کے ذمہ کفارہ ہے )

اس میں سب علاقوں کے فقہاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: مسلمانوں کے اجماع کے مطابق جس قسم میں کفارہ ہے، وہ قسم ہی جو مستقل کے افعال پر اٹھائی گئی ہو ).

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی ( 9 / 390 ).

دوسری:

لغو قسم: یہ وہ قسم ہے جو قسم کے ارادہ سے نہ اٹھائی گئی ہو، اوراس قسم میں کفارہ نہیں ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری ان قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا جو لغو ہوں ( پختہ نہ ہوں ) ہاں وہ ان قسموں کا مؤاخذہ کرے گا جو تمہارے دلوں کے قصد اور فعل سے ہو، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور بردبار ہے البقرۃ ( 225 ).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

یہ آیت اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا .

آدمی کے اس قول کے متعلق نازل ہوئی کہ: نہیں اللہ کی قسم، اور کیوں نہیں اللہ کی قسم.

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4613 ).

اور اگر کوئی شخص ایسی چیز پر قسم اٹھائے اور وہ اسے اسی طرح خیال کرے جیسے اس نے قسم اٹھائی ہے، اور وہ اس کے خلاف ظاہر ہو تو اکثر اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے، اور یہ لغو قسم میں شمار ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور جو کوئی کسی چیز پر قسم اٹھائے جس کے متعلق اس کا خیال ہو کہ وہ ایسی ہی ہے جیسے اس نے قسم اٹھائی ہے، اور وہ اس طرح نہ ہو تو اس پر کفارہ نہیں؛ کیونکہ یہ لغو قسم میں سے ہے.

اكثر اہل علم كے ہاں اس قسم پر كفارہ نہيں ہے، يہ ابن منذر كا قول ہے، اور ابن عباس، ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى تعالى عنہم، اور ابو مالك، زرارہ بن اوفى، نخعى، مالك، ابو حنيفہ، اور ثورى رحمہم اللہ سے مروى ہے.

اور اسے لغو قسم كہنے والوں ميں مجاہد، سليمان بن يسار، اوزاعى، الثورى، اور ابو حنيفہ اور ان كے اصحاب شامل ہيں.

اور اكثر اہل علم كے ہاں لغو قسم ميں كفارہ نہيں ہے، ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالى كا قول ہے: مسلمانوں كا اس پر اجماع ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالى تمہارى لغو قسموں ميں تمہارا مؤاخذہ نہيں كرے گا.

اور يہ بھى اسى ميں سے ہے، اور اس ليے بھى كہ اس سے مخالفت مقصود نہيں ہے.

تيسرى:

يہ كہ كسى پچھلى چيز پر قسم اٹھائى جائے اور وہ اس ميں جھوٹا ہو، يہ قسم كبيرہ گناہ ميں شامل ہوتى ہے، اور جمہور علماء كے ہاں اس پر كفارہ نہيں؛ كيونكہ يہ كفارہ ادا كرنے سے بڑى ہے.

جب يہ معلوم ہو گيا تو آپ نے جو منعقدہ قسميں اٹھائى ہيں اور انہيں پورا نہيں كيا تو اس ميں آپ پر كفارہ لازم آتا ہے.

اور اگر آپ كو ان قسموں كى تعداد كا علم نہيں تو آپ كوشش كر كے اتنے كفارے ادا كريں جن كى ادائيگى سے آپ كے گمان ميں غالب آجائے كہ آپ اس سے برى الذمہ ہو گئے ہيں.

اور ان قسموں ميں جو ايك ہى فعل پر تھيں، يا كسى ايك ہى فعل كے ترك كرنے پر تھيں، تو اس ميں ايك ہى كفارہ ہے، اس كى مثال يہ ہے كہ: آپ يہ قسم اٹھائيں كہ فلاں سے كلام نہيں كرينگے، اور پھر اسے توڑ ديا اور كفارہ ادا نہيں كيا، پھر آپ نے قسم اٹھائى كہ اس سے كلام نہيں كرينگے، اور اس قسم كو دوبارہ توڑ ديا تو آپ پر ايك كفارہ ہى لازم آئے گا.

ليكن مثلا اگر آپ نے قسم اٹھائى كہ آپ اس سے كلام نہيں كرينگے، اور پھر قسم اٹھائى كہ اس كا كھانا نہيں كھائيں گے تو اس صورت ميں آپ كو دو كفارے ادا كرنا ہونگے، اس كى تفصيل سوال نمبر ( 34730 ) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے آپ وہاں ديكھ سكتے ہيں.

والله تعالی اعلم.